Open Access
Al Khadim Research Journal Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235
ISSN (PRINT): 2710-0227

ARJICC, Vol: 2, Issue: 2,
July to September 2021
DOI: 10.53575/arjicc.u3-v2.2(21)38-55
http://arjicc.com/index.php/arjicc

پشتوزبان میں نظم قرآن پر علماء خیبر پختونخوا کی منتخب تصانیف کے مناہج کا ایک تجزیاتی مطالعہ

A Analytical Study of Selected Scripts in Pashtu Language on Quranic Correlation and Cohesive Harmony of the Ulema of Khyber Pakhtunkhwa.

Aftab Ahmad*
Dr. Najmul Hassan**
Dr. Janas Khan***

Abstract:
Since Quran, being the words of Allah the almighty, has been bestowed in Arabic Language,a part from other multiple supernatural characteristics. Quran has Drawn its message very cohesively where any word or sentence is connected with another word, verses or concepts in a very meaningful manner. Keeping in view the importance of Correlation and Cohesion in the Holy Quran, it has attracted the attention of various scholars and researchers. The following research paper aims at exploring the contribution of the Ulema of Khyber Pakhtunkhwa in this Field. For this purpose Five scripts have been selected to point out the importance of the correlation and systematic meaningful relation among the verses and words of Allah which testifies that the Holy Quran is the revealed book. It is found that the Holy Quran contains cohesive harmony which reveals the fluency of Arabic language as well.
Keywords: Khyber Pakhtunkhwa, Scholars, Cohesive Harmony, Fluency etc.

تعارف واہمیت:(Introduction and Importance)

قرآن حکیم محمد رسول اللہ ﷺ کے دلائل نبوت میں سے قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے،اس کلام کے معجز بیان اوراجزاء میں بے مثال نظم ومناسبت کی مثل لانے سے سارے زمان ومکان کے دانشور اور عقلا عاجز ہیں۔جیساکہ ارشاد ربانی ہے: قل لئن اجتمعت الإنس والجن على أن يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا([1]) ترجمہ: کہہ دو کہ اگر تمام انسان اور جنات اس کام پر اکٹھے بھی ہوجائیں کہ اس قرآن جیساکلام بنا کر لے آئیں،تب بھی وہ اس جیسا نہیں لاسکیں گے،چاہے وہ ایک دوسرے کی کتنی مدد کرلیں۔([2])قرآن کریم کے اس دعویٰ کی دلیل قرآن ہی کی وہ صفات ہیں جو قرآن کریم کے معجز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ان وجوہ اعجاز میں سے ایک اہم وجہ اس کلام کی سورتوں وآیات کے مابین نظم ومناسبت ہے۔قرآن مجید کی موجودہ ترتیب،ترتیب نزولی نہیں بلکہ توقیفی ہے([3])اس لئے آیات اور سورتوں میں نظم ومناسبت کو سمجھنا ضروری ہے۔ نظم ومناسبت کی اہمیت اس لئے بھی مسلم ہے کہ دشمنان اسلام صرف لغوی معنی کی بنیاد پر اس عظیم کتاب سے اپنی خواہشات کے مطابق استدلال کرتے ہیں اور امت کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔اس لئے

* PhD Scholar, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email: aftab.ouch@gmail.com
** Assistant Professor, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email: najmulh639@gmail.com
*** Assistant Professor, Department of Islamic & Religious affairs, University of Malakand.
Email: drjanaskhan9911@gmail.com

نظم قرآن کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

نظم کی لغوی اور اصطلاحی معنیٰ:(Lexical and Terminological definition of Nazm e Quran)

نظم عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی جمع کرنے اور پیوست کرنے کے ہے، نظم کی لغوی تعریف قاموس المحیط میں اس طرح ذکر ہے: النظم التالیف و ضم شئ إلی شئ آخر" نظم جمع کرنے اور ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ پیوست کرنے کو کہتے ہیں۔اور نظمه کا معنی ہے" ألفه وجمعه فی سلک" جوڑنا اور ایک لڑی میں پرو دینا(4)النظام کہتے ہیں"کل خیط ینظم به لولوء ونحوه(5)یعنی نظام ہر اس دھاگے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے موتی وغیرہ کو پرو دیا جائے، نظم اور مناسبت کے علاوہ عربی زبان میں تناسق، ربط اور توافق کے الفاظ بھی مستعمل ہیں اور یہ تمام الفاظ اجتماع ،تالیف و ترتیب، باندھنے اور مرتب کرنے کا مفہوم رکھتے ہیں۔الغرض نظم کے لغوی معنی ملانے، جوڑنے ،درست کرنے اور موتی وغیرہ کو پرونے کے ہیں۔ قاضی ابو بکر ابن العربیؒ نظم کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: ارتباط آیة القرآن بعضها ببعض حتیٰ یکون کا لکلمة الواحدة متسعة المعانی منتظمةالمبانی"(6)قرآن مجید کی آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ یوں ربط دینا کہ وہ سب ملکر باہم مناسبت رکھنے والے الفاظ اور مسلسل معانی کا کلمہ ہو جائیں۔"امام سیوطیؒ نظم کی تعریف یوں بیان کرتے ہے: قرآن عظیم کی کسی آیت میں یا جملہ آیات یا سورتوں میں جو ربط پایا جاتا ہے اس کو نظم قرآن کہتے ہیں۔(7)

نظم قرآن کی اقسام:(Types of Nazm e Quran)

قرآن کریم میں نظم و مناسبت کے کئی پہلو اور اقسام ہیں جن میں آیات سورت کا آپس میں ربط، ایک ہی آیت کے جملوں کا آپس میں ربط و مناسبت اور سورت کا سورت کے ساتھ مناسبت شامل ہیں۔تاہم نظم کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں: نظم ظاہر اور نظم غامض۔ نظم ظاہر سے مراد یہ ہے کہ دوسری آیت پہلی آیت کا بدل ہو مثلاً:اهدنا الصراط المستقیم-صراط الذین أنعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین(8) جبکہ نظم غامض سے مراد آیتوں کے مابین ایسا ربط جو معنوی اور واضح ہوں مثلاً:"یا بني آدم قد أنزلنا علیکم لباسا یواري سوآتکم وریشا ولباس التقوی ذلك خيرٌ ذلك من آیات الله لعلهم یذکرون(9)

نظم قرآن کے فوائد:(Merits of Nazm e Quran)

یہ علم کئی فوائد رکھتا ہیں۔جیسا کہ قرآنی سورتوں اور آیات مبارکہ کے اندر اتصال اور شک کا ازالہ، شرعی احکام میں حکمتوں کا معلوم ہو جانا، آیات کے معانی کا فہم حاصل ہونا، تکرار قصص کی وجوہات معلوم ہونا، کلام کے اجزاء میں ربط و ترتیب کا اظہار کرنا، قرآن حکیم کے وجوہ اعجاز کی پہچان ہونا شامل ہیں۔علامہ زرکشیؒ نظم کے فوائد میں لکھتے ہے: "مناسبة آیاته وسوره وارتباط بعضها ببعض حتی تکون کالکلمة الواحدة متسقة المعاني منتظمة المباني"(10) کہ کلام کے اجزاء کا باہمی تعلق معلوم ہونا، ترتیب توقیفی ہونے اور نظم اثبات کی وجہ سے بعض روافض اور مستشرقین کے جمع قرآن پر شبہات کا ازالہ ہو جانا ممکن ہو جاتا ہے۔(11)امام فخر الدین رازیؒ نظم و مناسبت کے فوائد

میں لکھتے ہیں:علم المناسبات علم عظیم أودعت فيه أكثر لطائف القرآن وروائعه، وهو أمر معقول إذا عرض على العقول تلقته بالقبول"([12]) علم مناسبات ایک عظیم علم ہے جس میں قرآن کریم کے اکثر لطائف رکھے گئے ہیں،اور یہ ایک معقول علم ہے جب اس کو عقلوں پر پیش کیا جاتاہے تو عقل اس کو قبول کرنے سے کتراتی نہیں۔حافظ انس لکھتے ہے:نسبته من علم التفسير كنسبة علم المعاني والبيان من النحو فهو غاية العلوم"([13]) نظم قرآن کی علم تفسیر سے مناسبت اس طرح ہے جیسا کہ علم بیان اور علم معانی کی نسبت علم النحو کے ساتھ ہے([14])

نظم قرآن کے موضوع پر مختلف علماء نے اپنی تحریری خدمات پیش کئے ہیں۔ جیسے نظم الدرر فی تناسب الا یات والسور از امام برہان الدین البقاعیؒ(م:885ھ)،البرہان فی تناسب سور القرآن از ابو جعفر بن زبیر غرناطیؒ(م:885ھ)، تناسق الدرر فی تناسب السور از علامہ جلال الدین السیوطیؒ،الدرر المنثوراۃ فی ربط السور والایات از مولانا حسین علیؒ(م:1323ھ)اور سبق الغایات فی نسق الایات از مولانا اشرف علی تھانویؒ(م:1362ھ)شامل ہیں۔ان کتب کے علاوہ بعض مفسرین نے بھی اپنی تفاسیر میں اس پہلو پر کام کیا ہے۔متقدمین علماء کے علاوہ متاخرین علماء نے بھی مختلف زبانوں میں اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کئی تصانیف کی ہیں،تاہم یہاں پر پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے متاخرین علماء کی نظم قرآن سے متعلق پشتو زبان میں منتخب تصنیفی کاوشوں کا تعارفی اور تحلیلی جائزہ پیش کیا جاتاہے،تاکہ ان تصانیف کی خوبیاں اور بعض پہلو میں علمی تشنگی کی نشاندہی ہو جائے۔

1۔الدرر المنظومات فی ربط السور والایات از شیخ عبدالسلام رستمی(م):

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

مولانا سید عبدالسلام رستمی ولد مولانا سید عبدالروف 1354ھ/1936ء کو رستم ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔آپ جید عالم دین، مفسر قرآن ، شیخ الحدیث،ماہر فن اسماء الرجال اور کامیاب مصنف وخطیب تھے۔ آپؒ کے اساتذہ میں مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ(م :1987ء)مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی(م: 1980ء) مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ (م :1987ء)مولانا عبدالرحمٰن بہبودیؒ (م:1965ء)،اور مولانا عبدالشکور کیمبل پوریؒ شامل ہیں۔آپؒ کے تصانیف میں تفسیر احسن الکلام (نو جلد پشتو) تفسیر القرآن الکریم (ایک جلد پشتو) الموسوعۃ القرآنیہ (چار جلد عربی) مسئلہ ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں(اردو) انکار حدیث سے انکار قرآن تک(اردو)بدرۃ الصلواۃ فی متخرجات احادیث المشکوۃ(عربی)اور تحفۃ السجن (تین جلد پشتو) شامل ہیں۔آپ کے تلامذہ میں شیخ امین اللہ پشاوری،ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف،مولانا نصیر الحق، شیخ شاہ زمین الراجی اور شیخ سید امیر حسین باچا مشہور ہیں۔1436ھ/2014ء میں وفات پائی۔([15])

نظم قرآن پر مولانا سید عبدالسلام رستمی کی تصنیف ہے،جو ایک جلد،310صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کو دارالتفسیر جامعہ عربیہ بڈہ بیر پشاور نے طبع اول 1999ء میں شائع کیا ہے۔زیر نظر نسخہ 2008ء میں چھپ چکا ہے۔اس کتاب کے بارے میں مولانا غلام اللہ خان لکھتے

ہے کہ نظم قرآن پر بحمد اللہ ہر زبان میں تصانیف ہو چکی ہے۔تاہم پشتو زبان میں اس ضرورت کو محترم مکرم مولانا عبد السلام رستمی نے پورا کیا۔خود مصنف مقدمہ میں لکھتے ہے کہ ہمارے مشائخ نے پہلے ہی سے اس فن میں گراں قدر خدمات انجام دی ہے تاہم بعض دوستوں کے اصرار پر یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔کتاب میں مصنف کا اختیار کردہ منہج واسلوب مندرجہ ذیل ہے۔

ربط السور القرآن میں قرآن کریم کی تمام سورتوں کا ایک دوسرئے سے باہمی ربط ومناسبت کئی طرق سے ذکر ہے۔اس ذوقی کام کو مفسرین نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے، مصنف چونکہ قرآن کریم کے جید مفسر اور ماہر عالم تھے اس لئے آپؒ نے بھی اس میدان میں خدمات سرانجام دی ہے اور ہر سورت کا دوسرے کے ساتھ ربط بیان کیا ہے مثلا سورۃ الفاتحہ اور بقرہ کے درمیان ربط کئی وجوہات کی بنا پر ہے: اول وجہ سورۃ الفاتحہ میں اجمال تھا جبکہ بقرہ میں تفصیل ہے، دوسری وجہ: فاتحہ میں ذکر "رب العلمین" کا تھا جبکہ بقرہ میں ربوبیت کی تفصیل ہے "الذی خلقکم" تیسری وجہ: فاتحہ میں ذکر رحمن اور رحیم کا تھا جبکہ بقرہ میں تفصیل رحمانیت اور رحیمیت کی ہے(16) اس طرح سورۃ الاحزاب کا ما قبل سے ربط کئی وجوہات پر ہے جیسے ماقبل میں شفاعت قہریہ پر رد پیش ہوئی یہاں پر ان کی چار امثال پیش کی گئی، ماقبل میں اثبات التوحید ذکر تھا تو اس سورت میں اتباع الرسول ذکر ہے۔(17) معنوی ربط کے علاوہ سورتوں میں ربط اسمی بھی ہوتا ہے یعنی سورتوں کے نام کی بنیاد پر جو ربط ہوتا ہے مصنف وہ بھی ذکر کرتے ہے مثلا سورۃ بنی اسرائل، سورۃ الکھف، سورۃ مریم، سورۃ طہ اور سورۃ الانبیاء کے درمیان ربط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہے: اھدنا کما ھدیت بنی اسرائل بالکتاب، واربط علی قلوبنا کما ربط علی قلوب اصحب الکھف ومریم اصحب طه وجمیع الانبیاء(18)

ویسے تو ایک سورت میں بے شمار مضامین ذکر ہوتے ہے، جن میں قصص، امثال، بشارات، تخویفات، وغیرہ لیکن یہ تمام ایک مقصد کی تائید کے لئے ہوتے ہے اس مقصد کو مرکزی مضمون یا دعوی کہا جاتا ہے مصنفؒ ان مرکزی مضامین اور دعوں کا تذکرہ بھی کرتے ہے مثلا: سورۃ المائدہ کا دعوی لکھتے ہے: التحلیل والتحریم علی الشرک الفعلی والتصرف(19) اسی طرح سورۃ عبس کا مرکزی مضمون لکھتے ہے کہ اس سورت کا مرکزی مضمون ہے: الفرار من بینھم یوم القیامۃ(20) طویل سورتوں کو اکثر مفسرین مزید ابواب میں تقسیم کر دیتے ہے تاکہ ضبط مقاصد میں آسانی پیدا ہو جائے اور جب سورت زیادہ طویل نہ ہو تو پھر اجمالی خلاصے پر اکتفاء کیا جاتا ہے موصوف نے بھی یہی طریقہ کار اپنایا ہے، آپ نے سورۃ الحجرات تک تفصیلی خلاصے جب کہ بعد میں مختصر خلاصے لکھے ہے مثلا سورہ سورۃ مریم کا اجمالی اسی طرح لکھا ہے۔کہ یہ سورت تین حصوں میں تقسیم ہے پہلے حصے میں انبیاء علیہم السلام کے احوال کا تذکرہ، دوسرے حصے میں ملائکہ علیہم السلام کے عجز کا تذکرہ اور تیسرے حصے میں زواجر اور اتخاذ الولد اور شفاعت قہری کا رد ہے(21)

سورتوں کی مکی ومدنی تقسیم مفسرین کے نزدیک ایک اہم مسئلہ رہا ہے، مصنف بھی یہی منہج اختیار کرتے ہوئے سورت کی ابتداء میں مکی ومدنی کا تعین کرتے ہے مثلا سورۃ بقرۃ کے بارے میں لکھتے ہے: سورۃ البقرۃ مدنیة نزلت بعد العنکبوت یا بعد اللتطفیف "کہ سورۃ بقرہ مدنی ہے۔اور عنکبوت یا تطفیف کے بعد نازل ہوئی ہے۔(22) آپ ہر سورت کی ابتداء میں صفات فعلیہ کا تذکرہ کرتے ہے کہ اس سورت میں اللہ

تعالیٰ کی کتنی صفات فعلیہ ذکر ہوئی ہے سورۃ النساء کی ابتداء میں لکھتے ہے کہ وفیهاجمیع الصفات الفعلیة:167[23]مصنفؒ سورت میں ذکر شدہ احکام جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہوتے ہے کا تذکرہ کرتے ہے، جیسے سورۃ الحدید کی ابتداء میں لکھتے ہے کہ الاوامر: عشر یعنی اس سورت میں دس اوامر ہے والناهی غیر مذکورۃ یعنی اس سورت میں نواہی مذکور ن ہے ہے[24]

ہر سورت میں مختلف مضامین ذکر ہوتے ہے جن کے مطابق بسم اللہ کا معنی کرنا ہر کسی کے بس میں نہیں، یہ منہج اور کئی مفسرین جیسے خطیب شربینی اور مفسر سراج المنیر نے بھی اختیار کیا ہے، موصوف سورت کے مضامین و مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے بسم اللہ کا معنی کرتے ہے مثلاً سورہ مریم کی ابتداء میں بسم اللہ کے معنیٰ اسی طرح کرتے ہے: بسم الله المنزه عن کل شائبة نقص القادر علی کل مایرید الرحمن الذی عم نواله سائر مخلوقاته الرحیم الذی خص اصفیایه باستجابة الدعوات المخصوصة[25]مصنفؒ ہر سورت کی ابتداء میں اسماء الحسنیٰ کا تذکرہ کرتے ہے مثلا سورۃ النساء کے بارے میں لکھتے ہے کہ اس سورت میں چھبیس(26)اسماء الحسنی ذکر ہے، جیسے رقیب، حسیب، رب علیم، حکیم ،تواب، رحیم، غفور، شہید، عزیز، سمیع، بصیر، مقیت ، غنی، حمید اور شاکر اسماء الحسنیٰ وارد ہوئے ہے۔[26]مصنفؒ ہر سورت کے امتیازات ذکر کرتے ہے، مثلا سورۃ کہف کے امتیازات یہ لکھے ہے۔اصحاب کہف کے واقعہ کی تفصیل، حضرت موسیٰ و خضرؑ کے کا تذکرہ، واقعہ ذوالقرنین، شبہات توحید کا ازالہ، رد شرک علی سبیل العطاء[27]

نظم قرآن پر یہ تصنیف انتہائی قابل قدر کاوش ہے اگرچہ مولانا عبدالسلام رستمی نے اپنی پشتو تفسیر احسن الکلام جو بارہ جلدوں میں طبع ہوئی ہے، میں بھی اس فن پر تفصیلی کام کیا ہے۔تاہم آپؒ نے اس فن کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے الگ تصنیف کی شکل میں اس علمی خدمت کو سرانجام دیا، تاکہ علماء طلباء اور خصوصاً پشتو دان طبقہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

2-فتح القرآن فی ربط السور والامتیازات من الفرقان از شیخ محمد طیب پنج پیری:

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

آپ خیبر پختونخواہ کے مشہور اور ممتاز عالم دین شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ کے ہاں 3 مارچ 1957 کو ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔اسباق کا افتتاح ترجمہ اور ابتدائی کتب سے کیا اور وہ بھی اپنے والد محترم سے اپنی مادر علمی میں۔اس کے بعد چار سال تک مولانا گل شہزادہ صاحب المعروف سرکئ بابا کے خدمت میں چار سال گزارے اور ان سے اس دوران صرف و نحو کے کتب پڑھے،اس کے بعد مولانا قاضی شمس الدین کے خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے استفادہ کیا، منطق و فلسفہ کے لئے مولانا عبدالحلیم جاگوی صاحب کے ہاں کوہستان چلے گئے،اس کے بعد شیخ التفسیر مولانا غلام حبیب صاحب سے علم اصول فقہ پڑھی۔آخرکار 1986ء میں اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدسے میں شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ اور شیخ الحدیث مولانا محمد یار بادشاہ صاحبؒ سے دورہ حدیث کی کتب پڑھیں۔آپ نے اپنے والد محترم سے تیس مرتبہ تفسیر کا درس سنا ہے اور والد محترم کی وفات کے بعد مرکز دارالقرآن پنج پیر میں خدمات درس انجام دیتے رہے جس میں ملک کے بیشتر علاقوں سے طلباء شریک ہوتے ہے۔آپ نے درس و تدریس اور دیگر جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ تصنیفی خدمات بھی سرانجام

دی ہے جس میں کتاب الجہاد، مسلک الاکابر، دمدمۃ القسریہ علی دندنۃ الدہریہ، القطوف الدنیہ فی تفسیر سورۃ الوافیہ، ازالۃ الاوھام، کلمۃ حق، مشکلات القرآن، الطیب الموصول فی شرح عبدالرسول، مخزن الدرر من افادات صاحب سمط الدرر اور تنویر الجنان شامل ہے۔ (28)
مولانا محمد طیب کی لکھی گئی یہ کتاب 262 صفحات پر مشتمل ہے، جسے مکتبۃ الیمان، صوابی، پاکستان نے 2003ء میں پہلے مرتبہ طبع کیا ہے۔ کتاب کی ابتداء میں مختلف علماء کرام کے تقاریظ موجود ہے جن میں مولانا محمد یار بادشاہ صاحب، مولانا غلام حبیب صاحب اور مولانا محمد رفیق عرف تنار بابا شامل ہے۔ جنہوں نے اس کتاب کو طالب قرآن کے لئے مفید و معین قرار دیا ہے۔ مصنفؒ نے اس کتاب میں تفسیر قرآن سے متعلق جو مباحث ذکر کئے ہے یعنی سورت کا دعوی، امتیازات، خلاصہ وغیرہ، ہر ایک کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔
مصنف ہر سورت میں اس کی نزول اور مصحف کے اعتبار سے اس کا ترتیب ذکر کرتے ہے۔ مثلا: سورۃ البقرۃ کے ابتداء میں لکھتے ہے کہ یہ سورت نزول میں 87 نمبر جبکہ ترتیب مصحفی کے اعتبار سے 2 نمبر پر ہے (29) اس طرح سورہ نمل کے متعلق لکھتے ہے کہ یہ سورت ترتیب نزولی میں 48 اور ترتیب مصحفی میں 27 پر ہے۔ (30) آپ ہر سورت کی ابتداء میں اس کے مکی اور مدنی ہونے کا تذکرہ کرتے ہے کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی؟ مثلا: سورہ فاتحہ کے متعلق لکھتے ہے: سورة فاتحة مكية نزلت بعدالمدثر نزولاخمسا و ترتيبااولا" کہ سورہ فاتحہ مکی سورت ہے اور سورہ المدثر کے بعد نازل ہوئی ہے نزول میں پانچ اور ترتیب میں اول نمبر پر ہے۔ (31)
ان امور میں سے ایک ربط بھی ہے جو مصنفؒ ہر سورت کی ابتداء میں ذکر کرتے ہے چنانچہ سورۃ البقرہ اور فاتحہ کے درمیان ربط ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں فرمایا تھا کہ الحمد لله سورۃ البقرۃ میں حمد کی وجہ بتلاتی ہے کہ ہم اللہ کے حمد و ثناء اس لئے کرتے ہے کہ اللہ نے ہمیں اور ہمارے آباء واجداء کو پیدا کیا۔ اسی طرح سورۃ الفاتحہ میں فرمایا تھا کہ "رب العالمين" کہ عام لوگوں کا رب ہے بقرۃ میں اس کی تخصیص ہے کہ ربکم آپ کا رب بھی ہے۔ فاتحہ میں فرمایا تھا کہ "الرحمن الرحيم" بقرہ میں رحمانیت اور رحیمیت کے نمونے ذکر ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں فرمایا تھا: مالك يوم الدين" بقرہ میں فرماتے ہے کہ جس طرح دنیا کا ملک ہو اسی طرح آخرت کا بھی مالک ہو۔ سورۃ الفاتحہ میں ارشاد تھا: إياك نعبد" بقرۃ میں عبادت کی تشریح اور اس پر امر ذکر کرتے ہے۔ فرماتے ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں سوال کیا گیا تھا: اهدنا الصراط المستقيم" (32) تو بقرۃ میں اس کا جواب ذکر ہے: ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين (33) بہر حال آپ نے دونوں سورتوں کے درمیان تقریبا ستائیس روابط ذکر کئے ہے (34) اس طرح سورہ انفال اور سورہ اعراف کے درمیان ربط ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ سورہ اعراف میں کفار کے ساتھ زبانی مقابلہ کا ذکر تھا اور سورہ انفال میں عملی قتال کا ذکر ہے۔ سورہ اعراف میں انبیاء کے چھ واقعات ذکر ہے تو سورہ انفال میں میدان جنگ کے چھ قواعد ذکر کئے گئے۔ (35)
چونکہ ہر سورت میں کئی مضامین ذکر ہوتے ہے۔ جس کو آسانی سے ذہین نشین کرانے لئے اکثر مفسرین ان سورتوں کے مضامین کو پہلے ذکر کرتے ہے، موصوف بھی یہی طریقہ کار اختیار کئے ہوئے ہے کہ آپ ہر سورت کے خلاصہ کے عنوان کے تحت سورت کے مضامین ذکر کرتے ہے۔ مثلا سورہ مائدہ کے مضامین اس طرح لکھے ہے: اس سورت میں چار مسائل ذکر ہے: تحریمات اللہ، تحریمات العباد، نذور اللہ

اور نذور العباد۔اس سورت کے دس حصے ہے اول حصہ پانچ آیت تک، دوسرا حصہ آیت نمبر چھ سے آیت گیارہ تک، جس میں امور مصلحہ للمبلغ ذکر ہے۔ تیسرے حصہ آیت نمبر انیس تک جس میں ناقضین عہد کا تذکرہ ہے۔(36) مصنف سب سے آخر میں تمام سورتوں کے امتیازات ذکر کرتے ہے، مثلاً النساء کے مندرجہ ذیل امتیازات ذکر کئے ہے جیسے اصلاح معاشرہ کا تذکرہ، یتیموں کے مال کی حفاظت کا تذکرہ، عورتوں کے مہر کا تذکرہ، عذر کی حالت میں نماز کا تذکرہ، قتل خطا اور قتل عمد پر کفارہ، مجاہدین کی فضیلت کا تذکرہ، مؤمنین کو تین مرتبہ زجر اور ہر آیت میں نار کا تذکرہ اس سورت کے امتیازات میں سے ہے۔(37)

مندرجہ بالا کتاب قرآن کریم کے آیتوں کے درمیان ربط اور سورتوں کے امتیازات پر لکھی گئی ہے۔اس کے علاوہ سورتوں کے خلاصے تفصیلی ذکر ہے۔اس کتاب کی تفصیلی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتب نے انتہائی محنت سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔یہ کتاب فن تفسیر اور قرآن فہمی میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا ہر عام وخاص کے لیے اس کا مطالعہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

3-التقاط الدرر فی لمن شاءان یتذکر اویتدبر از مولانا محمد یار بادشاہ(م):

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

ابو نعمت اللہ محمد یار بادشاہ بن سید احمد عرف میاں گل بتاریخ 1366ھ/1945ء کو باجوڑ ایجنسی سلارزئی گاؤں بڑمالی میں پیدا ہوئے، اپنے والد سے ناظرہ قرآن پڑھا، خلاص، منیۃ المصلی، اردو، فارسی مولانا محمد امین المعروف خال مولوی صیب سے پڑھیں، ان کے علاوہ آپ کے دیگر اساتذہ میں مولانا عنایت اللہ، مولانا محمد شعیب چکیسر، مولانا محمد صدیق چونگی بابا، مولانا نقیب احمد اور شیخ القرآن مولانا محمد طاہر مشہور ہے، 1972ء میں دورہ حدیث کی تکمیل دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی سے کی۔تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ اشاعت التوحید کے صوبائی امیر بھی رہیں۔ 2011ء میں وفات پائی۔(38)

نظم قرآن کے متعلق مذکورہ کتاب شیخ الحدیث مولانا محمد یار المعروف بادشاہ صاحب (م) کی تصنیف ہے جسے نور اللہ کتوزئی پرنٹرز نے 2009ء میں شائع کیا ہے۔اس سے پہلے مولانا محمد یار نے اصول تفسیر پر پشتو زبان میں بھی گراں قدر تحریر لکھی ہے، کتاب کی ابتداء میں مصنف مقدمہ لکھتے ہے، جس میں اس کتاب کی اہمیت اور مباحث کا اجمالی تذکرہ کیا ہے، مصنف کا اختیار کردہ منہج مندرجہ ذیل ہے۔

ایسے بنیادی اصطلاحات ہے جو فن تفسیر میں مستعمل ہے، مصنف ان کا تذکرہ کرتے ہے مثلاً ترتیب نزولی و مصحفی، نزول کا زمانہ، مکی و مدنی سورتیں، سورتوں کے کلمات اور حروف وغیرہ۔ ترتیب مصحفی سے مراد قرآن کی ترتیب یعنی پہلے نمبر پر فاتحہ، بقرہ اور اعراف وغیرہ ہے، نزولی سے مراد نازل ہونے کی ترتیب، جیسے سورۃ العلق، قلم، مزمل، مدثر اور فاتحہ الی آخرہ۔ مصنفؒ ترتیب نزولی و مصحفی دونوں کا ذکر کرتے ہے مثلاً: سورۃ لقمان کی ابتداء میں لکھتے ہے کہ یہ سورۃ ترتیب مصحفی کے لحاظ سے 31 نمبر پر ہے اور ترتیب نزولی کے لحاظ سے 57 نمبر پر ہے(39) اسی طرح سورۃ الملک کے متعلق لکھتے ہے کہ یہ سورت ترتیب مصحف عثمانی کے لحاظ سے 67 نمبر پر جبکہ ترتیب نزولی کے لحاظ سے 77 نمبر پر ہے(40) موصوف یہ بھی ذکر کرتے ہے کہ یہ سورۃ ترتیب میں کونسے سورت کی بعد نازل ہوئی؟ مثلاً سورۃ التطفیف کے ابتداء میں

لکھتے ہے: نزلت بعد العنكبوت([41])،اسی طرح سورۃ القارعہ کے شروع میں لکھتے ہے: نزلت بعد القریش([42]) مکی اور مدنی سورتوں کی اصطلاح ایک عام اصطلاح ہے اس کی صحیح مفہوم سمجھ لیناچاہئے مکی سورت وہ ہوتی ہے جو ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہوئی ہو اور مدنی سورت وہ ہوتی ہے جو ہجرت مدینہ کے بعد نازل ہوئی ہو([43])اس لئے مصنف ذکر کرتے ہے کہ سورت مکی ہے یا مدنی؟ مثلا مصنفؒ سورۃ النور کے متعلق لکھتے ہے کہ سورۃ النور مدنیہ۔ سورۃ الفرقان مکیہ، سورۃ الشعراء مکیہ([44])اس کے علاوہ مصنف ہر سورت کی ابتداء میں اسی سورت کے کلمات اور حروف ذکر کرتے ہے۔ مثلا سورۃ الفتح کے متعلق لکھتے ہے: کلماتها 568 حروفها 2559([45])

قرآن کے متعلق قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہے تاہم بعض سورتوں کے جزوی فضائل بھی احادیث میں بیان ہوئے ہے،اس لئے مصنفؒ بعض سورتوں کے فضائل ذکر کرتے ہے ۔مثلا سورہ بقرہ کی فضیلت میں صحیح مسلم کی روایت نقل کرتے ہے: حدثني عبد الله بن بريدة، عن أبيه، قال: كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول: تعلموا سورة البقرة، فإن أخذها بركةٌ، وتركها حسرةٌ، ولا يستطيعها البطلة([46])

قرآن کے سورتوں اور آیتوں میں اسمی و معنوی ربط پایا جاتا ہے جسے علامہ زرکشیؒ نے البرھان میں لکھا ہے: واما ما يتعلق بترتيبه فامالايات فی كل سورة ووضع البسملةاوائلها فترتيبها توقيفی بلا شک ولا خلاف ولهذا لا يجوز تعكيسها([47]) مختلف علماء نے مختلف روابط بیان کئے ہے۔ موصوف بھی یہی منہج اختیار کرتے ہوئے ہر سورت کی ابتداء میں اس سورت کا ماقبل سورت کے ساتھ ربط ذکر کرتے ہے مثلا سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان ربط لکھتے ہے۔ کہ سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کے درمیان ربط کئی وجوہات کی بناپر ہے۔ سورۃ الانفال میں قوانین جہاد تو سورۃ التوبہ میں جہاد کی تفصیل ذکر ہے۔ سورۃ الانفال میں جہاد کا حکم تھا تو اس سورت میں جہاد کے اقسام ذکر ہے کہ جہاد مع المشرکین، جہاد مع اہل الکتاب اور جہاد مع المنافقین۔ سورۃ الانفال میں جہاد کا حکم اجمالی اور سورۃ التوبہ میں تفصیل کے ساتھ۔ سورۃ الانفال میں مال غنیمت کے تقسیم اور اس کے مصارف کا بیان تھا تو سورۃ التوبہ میں صدقات کی تقسیم اور اس کے مصارف کا بیان ہے۔ سورۃ الانفال میں ہجرت کی سبب کا بیان تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کے تدبیر تھا تو اس سورت میں بیان ہجرت ہے([48])اس کے علاوہ آپ بعض اوقات ربط ذکر کرنے کے بعد حاصل الربط بھی ذکر کرتے ہے،تاکہ ربط اچھی طرح سمجھا جائے۔ مثلا سورۃ الزمر میں نفی شرک فی العبادۃ تھی فاعبد الله مخلصا له الدين ([49])اور اس سورت میں نفی شرک فی الدعاء اس پر تفریع کرتے ہے: فادعوا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون ([50])تو حاصل الربط لکھتے ہے: اذا كان المستحق للعبادة هو الله تعالىٰ فالمسحق للدعاء هوالله تعالىٰ لان الدعاء فرد العبادة كما قال رسول الله الدعاءهی العبادة([51])

مصنفؒ ہر سورت کا مرکزی مضمون ذکر کرتے ہے مثلا سورۃ البقرۃ کے بارے میں مصنف لکھتے ہے کہ اس سورت کا مرکزی مضمون چار باتیں ہیں: توحید، رسالت، جہاد، انفاق فی سبیل اللہ اور ان میں سے ہر دوسرا پہلے کیلئے مد ہے انفاق مد جہاد کیلئے ہے اور جہاد مد رسالت کیلئے ہے اور رسالت مد للتوحید ہے۔([52])اسی طرح آپ مضامین کے اعتبار سے سورت کو تقسیم کرتے ہے اور جب حصص زیادہ طویل ہو تو اس کو مزید

ابواب میں تقسیم کرتے ہے مصنفؒ اس تقسیم کو مختلف عنوانات دیتے ہے مثلا تقسیم السورۃ، سورۃ کا حاصل اور سورۃ کا خلاصہ۔ مثلا مصنفؒ سورۃ الانعام کا خلاصہ لکھتے ہے کہ سورت دو حصوں میں تقسیم ہے، پہلا حصہ شروع سے 118 نمبر آیت تک ہے۔اس میں شرک اعتقادی کا رد کیا گیا ہے چار اقسام کے ساتھ۔شرک فی التصرف، شرک فی العلم، شرک فی العبادت اور شرک فی الدعاء، دوسرے حصہ میں جو آیت 118 سے آخر تک ہے، رد شرک فعلی اور اس کی اقسام ذکر ہے اس کے علاوہ اس پر تین قسم کے دلائل (عقلی، نقلی اور وحی) قائم کیا ہے اور سورت کے آخر میں شرک اعتقادی اور شرک فعلی کا رد ہے، جو سورۃ کا مرکزی مضمون ہے۔(53)

بعض اوقات مصنف سورتوں کا اجمالی خلاصہ بھی بیان کرتے ہے مثلا سورۃ بنی اسرآئیل کا اجمالی خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے کہ اس سورت میں عذاب الہی کے چار اصول اور علل بیان کیے گئے ہے، انکار من التوحید، انکار من المعجزات، اخراج الرسل، استہزاء بالرسل اور بیان امور مصلحہ لمدافعۃ العذاب اور ادلۃ عقلیہ کا بیان اور منکرین کیلئے زجر اور تخویف کا بیان اور مومنین کیلئے بشارت کا بیان(54) فن تفسیر میں سورت کے امتیازات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ کونسی ایسی بات ہے جو اس سورت کے ساتھ خاص ہوں اور اگر اسی سورت کی علاوہ دوسری سورت میں بھی مذکور ہو لیکن اس انداز میں نہیں ہو جس انداز سے یہاں ذکر ہوں مثلا حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بہت سی سورتوں میں مذکور ہے لیکن سورۃ العنکبوت کو واقعہ نوح کے اس پہلوٴ سے امتیاز حاصل ہے کہ اس سورۃ میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت کی مدت کی تذکرہ ہے کہ انہوں نے ساڑھے نوسو سال دعوت تبلیغ کی دوسرے سورتوں میں تو واقعہ حضرت نوح علیہ السلام موجود ہے لیکن ان کی دعوت کا عرصہ کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔(55)

پس یہ کتاب قرآن کریم کے سورتوں کے باہمی مناسبات اور، ربط، دعویٰ سورۃ، مقاصد السور، اور امتیازات السور کی وضاحت کرتی ہے، فن تفسیر اور نظم قرآن کے حوالہ سے یہ کتاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ مولانا یار بادشاہ نے جدید اور قدیم مفسرین سے استفادہ کرکے خلاصۃ القرآن الکریم کے اہم مباحث اور ان تمام کی خوبیوں کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔

4۔نثر المرجان من مشکلات القرآن از مولانا محمد افضل خان(م):

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

افضل خان عرف شیخ شاہ پور بن نواب دوست محمد خان 1926ء/1345ھ کو موضع اولندر، علاقہ کانا تحصیل الپوری، ضلع شانگلہ میں پیدا ہوئے۔پٹن خیل قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ 1940ء میں 18 سال کی عمر خاندان سمیت شاہ پور منتقل ہوئے۔1365ھ کو دار العلوم اسلامیہ چارباغ ضلع سوات تشریف لائے۔1368ھ کو وہاں سے دار العلوم اسلامیہ سیدو شریف تشریف لائے۔1376ھ کو سند فراغت حاصل کی۔آپ کے اساتذہ میں میر افضل خان، مختار گل بلکانوی، مولانا عبد الغفور، مولانا جہانزیب دکوڑک، مولانا نذر گل، مولانا خونہ گل، مولانا خان بہادر عرف مارتونگ بابا اور تلامذۃ میں محمد فیاض شیخ شاہ پور، محمد انور، قاری عبید اللہ، عیسیٰ خان اور جہان خان شامل ہیں۔فراغت کے بعد دار العلوم جامعہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی۔آپ نماز فجر کے فورا بعد درس قرآن دیا کرتے تھے۔اور ہر سال شعبان

ور مضان میں دورہ تفسیر القرآن الکریم پڑھایا کرتے تھے۔آپ کے تصانیف میں پشتو تفسیر افضل التراجم بلغۃ الاعاجم، تسہیل مثنوی، تسہیل البخاری، المنہاج الواضح اور نثر المرجان شامل ہے۔آپ 26 ذی قعدہ 1423ھ بمطابق 30 جنوری 2003ء کو بروز بدھ، جمعرات کی شب بعد نماز ظہر 79 سال کی عمر میں بوجہ مرض یرقان وفات پاگئے۔(56)

نثر المرجان شیخ القرآن محمد افضل خانؒ کی تصنیف ہے جو ایک جلد، 569 صفحات پر مشتمل ہے جسے مکتبہ افضلیہ شاہ پور سوات نے شائع کیا ہے۔تاریخ طباعت نامعلوم ہے۔یہ علوم القرآن کی ایک خاص نوع جو مشکلات القرآن ہے پر مستقل تصنیف ہے جس میں مشکلات القرآن کے علاوہ نظم قرآن، اصول القرآن پر مباحث موجود ہے۔اس لئے یہاں پر اس کا مختصر تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مصنف سورتوں سے متعلق بنیادی ضروری معلومات فراہم کرتے ہے، مثلاقرآنی سورتوں کی ایک مصحفی ترتیب ہے اور ایک نزولی۔آپ دونوں ترتیبوں کا تذکرہ کرتے ہے کہ یہ سورت ترتیب نزولی میں کس نمبر پر ہے اور ترتیب مصحفی میں کس نمبر پر ہے؟ مثلا: سورۃ روم کی ابتداء میں لکھتے ہیں کہ یہ مکی سورت ہے ترتیب مصحفی میں 30 نمبر پر جبکہ ترتیب نزولی میں 84 نمبر پر ہے سورت العنکبوت سے پہلے اور سورۃ الانشقاق کے بعد نازل ہوئی ہے۔اور یہ سورت ہجرت حبشہ کے سال نازل ہوئی ہے۔(57) عربی کا ایک مقولہ ہے "کلام الملوک ملوک الکلام "اور اللہ تعالی تومالک الملک ہے تو اس کے کلام میں ربط موجود ہے لیکن یہ ربط اور خلاصہ یہ ذوقی اور اجتہادی امور ہیں یہ مفسر کے شوق اور ذوق کے بنیاد پر ہوتا ہے، موصوف اختصار سے کام لیتے ہوئے اکثر سورتوں کا صرف ایک ربط ذکر کرتے ہے مثلا مصنفؒ سورۃ الحج اور سورۃ المؤمنون کے درمیان ربط ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہے: کہ غیر اللہ کو پکارنا اور غیر اللہ کے نام نذرونیاز کرنا تو درکنار یہ اور بھی گندہ گندہ اعمال کرتے ہیں بل قلوبهم في غمرة من هذا ولهم أعمالٌ من دون ذلك هم لها عاملون(58)(59)

مصنف سورتوں کے خلاصہ جات ذکر کرتے ہے۔مثلا سورۃ الکہف کا خلاصہ تحریر کرتے ہوئے مصنفؒ لکھتے ہیں کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "چار شبہات کے جوابات، ایک شبہ اصحٰب کہف کے متعلق، دوسرا جنات کے متعلق،، تیسرا خضرؑ کے متعلق اور چوتھا ذوالقرنین کے متعلق کہ یہ لوگ غیب دان اور کارساز ہونگے اس لئے کہ ان سے خوارق سرزد ہوگئے ہیں توان شبہات کے جوابات اور جوابات کے حاصل مصنفؒ نے ذکر کیا ہے(60) شان نزول قرآن فہمی کے لئے ایک ضروری چیز ہے بعض تو ایسے آیات بھی ہیں کہ شان نزول کے بغیر اس کا سمجھنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے اسلئے جہاں شان نزول کا ذکر ضروری ہو تو وہاں شان نزول بھی ذکر کرتے ہیں مثلا"فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن(61) کے تحت لکھتے ہیں کہ "اس سے پہلے رمضان کی رات میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع منع تھا۔عمر رضی اللہ عنہ نے رات کو اپنی بیوی کے ساتھ تعلق قائم کی اور رسول اللہ ﷺ کو تائبا حال بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"ما کنت بذالک جديرا يا عمر۔تو یہ حکم آیا۔(62)

مصنفؒ کو اللہ تعالی نے تفسیر میں بہت مہارت دی ہے وہ ایک ایک آیت میں مختلف معانی اور توجیہات ذکر کرتے ہیں۔ أياما معدودات فمن كان منكم مريضا--(63) کے تحت لکھتے ہیں کہ اس آیت میں کئی احکام ذکر ہے۔یعنی صوم عاشورہ کا حکم، ایام بیض، رمضام کے روزے تخیرا

کہ روزہ رکھنا ہے یا فدیہ دینا ہے ان میں اختیار ہے، رمضان میں تشدید کا حکم، اس کے بعد رمضان میں تسہید کا حکم آیا ہے۔ مصنف آیت کی دوسری توجیہ یہ کرتے ہے کہ ابن عباسؓ کے بقول یہاں لا مقدر ہے۔ یطیقونہ کا ضمیر فدیہ کی طرف راجع ہے اور فدیہ رتبتا مقدم ہے کیونکہ مبتداء ہے۔ فدیہ کا مصدر ذو تاء ہے ضمیر کا تذکیر و تانیث اس میں جائز ہے تو یہ حکم فطرانہ کا ہے۔ چونکہ یہ نص محتمل ہے لہذا فطرانہ واجب نہیں ہے (64)

اس کے علاوہ یہ کتاب کئی اور مباحث پر مشتمل ہے جیسے تفسیر کے اصول و قواعد، فقہی مسائل کی حواشی میں مزید وضاحت، غلط نظریہ اور تفسیر بالرائے کی تردید، ملفوظات شیوخ وغیرہ۔ مجموعی طور پر یہ کتاب مشکلات القرآن سے تعلق رکھتی ہے۔ تاہم نظم قرآن کے مفید مباحث بھی اس کتاب میں پائے جاتے ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود اس کتاب میں چند تسامحات بھی ہے جن کا ازالہ ضروری ہے۔ جیسا کہ بعض آیات اور احادیث کی تخریج نہیں کی گئی ہے۔ پوری کتاب میں فٹ نوٹ یا اینڈ نوٹ موجود نہیں ہے۔ اعلام واماکن مبہم طور پر مزکور ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کرکے اس پر تحقیق کی جاے۔ تاکہ اس کا افادہ عام ہو جائے۔

5- خلاصۃ القرآن و مختصر اصول تفسیر از مفتی محمد آیاز درانی:

تعارف اور منہج:(Introduction and Methodology)

محمد ایاز درانی بن حیات خان 15 جنوری 1976ء کو پشاور شہر میں پیدا ہوئے۔ ایک عام شہری خاندان سے آپ کا تعلق ہے۔ قریب ہی ایک سرکاری ادارے (سکول) سے آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ قرآن پاک سے والہانہ عقیدت اور شغف کی وجہ سے آپ نے ابتدائی عمر میں قرآن پاک کی تعلیم سے وابستگی اختیار کی۔ میٹرک سے فراغت کے بعد آپ نے درس نظامی کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ اور پشاور کے مختلف مدارس میں آپ نے فنون کی کتابیں پڑھے۔ ایک طرف آپ دنیاوی علوم حاصل کرتے رہے دوسری طرف دینی علوم کی تکمیل کے لئے کمربستہ تھے۔ دنیاوی علوم کے سلسلے میں آپ نے اسلامیات کے مضامین میں پشاور یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی تو دوسری طرف 2000ء میں شیخ محمد ازہری کے زیر سایہ دار القرآئمک منڈی پشاور سے آپ نے دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ جبکہ دوسری مرتبہ آپ نے 2002ء میں شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہیدؒ سے امداد العلوم پشاور میں دوبارہ دورہ حدیث کی تکمیل کی۔ چونکہ بچپن سے آپ کو قرآن پاک کو سیکھنے اور سمجھنے کا شوق اور جذبہ تھا۔ لہذا آپ نے ملک بھر کے مشاہیر و معروف شیوخ اور علماء کرام سے متعدد بار قرآن پاک کی تفسیر پڑھی۔ 1995ء میں آپ نے مولانا محمد طیب طاہری سے قرآن کی تفسیر پڑھی، 1996ء میں مولانا سمیع الحق سے اور 1997ء میں مولانا حسین شاہ نیلویؒ سے اور 1998ء میں شیخ عبد السلام رستمیؒ سے دورہ تفسیر پڑھی۔ اس کے بعد 2000ء میں دوبارہ پنج پیر تشریف لے گئے اور مولانا محمد طیب طاہری سے دورہ تفسیر پڑھی اس کے بعد 2001ء میں رحیم یار خان تشریف لے گئے اور مفتی محمد جاجرویؒ سے دورہ تفسیر پڑھی اور آخری مرتبہ دورہ تفسیر مولانا ولی اللہ کابلگرامی شہیدؒ سے دورہ تفسیر پڑھی۔ 2004ء میں آپ نے مفتی محمد مسلم نستوی صاحب سے روضۃ الاسلام نستہ چارسدہ میں تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کی۔ سال 2005ء میں آپ نے ایک دینی ادارے

جامعہ تبلیغ القرآن کی بنیاد رکھی۔([65])

یہ کتاب نظم قرآن اور خلاصتہ القرآن کے موضوع پر مولانا مفتی آیاز صاحب کی تصنیف ہے، جسے اشاعت اکیڈیمی پشاور نے 2003ء میں پہلی بار شائع کیا ہے۔اس کتاب کے دو حصے ہے، پہلا حصہ اصول تفسیر قرآن پر مشتمل ہے، جس میں ان مضامین کو ذکر کیا گیا ہیں جو اس سے پہلے کتاب میں مذکور تھے، باقی دوسرا حصہ خلاصہ القرآن پر مشتمل ہے۔اور خلاصۃ میں مصنف ہر سورت کے متعلق چند باتیں عرض کرتے ہیں جیسا کہ ترتیب سورت، ربط، سورت کا دعوی، سورت کا تقسیم اور حاصل اور سورت کے امتیازات مثال وغیرہ ذکر ہے۔مصنف کا منہج واسلوب مندرجہ ذیل ہے۔

مصنف قرآنی سورتوں کے ترتیب نزولی و ترتیب مصحفی دونوں کو ذکر کرتے ہے۔اس ترتیب کو سمجھنے سے سورتوں کے شان نزول اور اسباب نزول کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔مثلا سورہ آل عمران کے بارے میں لکھتے ہے کہ یہ سورت نزول میں 98 نمبر پر ہے اور سورہ الانفال کے بعد نازل ہوئی ہے۔([66])اس طرح سورۃ النساء کے ابتداء میں لکھتے ہے کہ یہ سورت نزول میں 94 نمبر پر ہے اور سورۃ الممتحنہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔([67])قرآنی سورتوں کے مصحفی ناموں کے علاوہ احادیث اور آثار سے ثابت اور نام بھی منقول ہے، مصنف سورتوں کے دیگر ناموں کو ذکر کرتے ہے، مثلا سورۃ المائدہ کے دیگر ناموں میں سورۃ العقود اور سورۃ المنقذۃ ذکر کرتے ہے۔([68])اس طرح سورۃ الاعراف کے متعلق لکھتے ہے کہ اس اعراف کے علاوہ اس سورت کے دیگر نام سورۃ المیقات اور سورۃ المیثاق بھی ہے۔([69])

دعویٰ سورت سے مراد سورت کا مرکزی مضمون ہوتا ہے، جس کی مصنف نشاندہی اور تعین کرتے ہوئے ایک خاص عنوان دیتے ہے مثلا سورہ انفال سے متعلق لکھتے ہے کہ اس سورت میں دو بنیادی مضامین ذکر ہیں: اول مال غنیمت کی تقسیم اللہ اور رسول ﷺ کا حق، دوم القتال فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں جہاد۔([70]) مصنف سورتوں میں موجود ربط کو ذکر کرتے ہیں۔مثلا سورہ ھود اور سورۃ یوسف کے ربط کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہے، کہ سورہ ھود میں دعوی توحید مذکور تھا سورہ یوسف میں توحید کے دو ارکان مذکور ہیں جو غیر اللہ سے تصرف اور علم غیب کی نفی ہے دوسرا ربط یہ ہے کہ سورۃ ھود میں ان مصائب کا تذکرہ تھا جو دوسروں کی طرف سے تھیں تو سورۃ یوسف میں ان مصائب کا بیان ہے جو رشتہ داروں کی طرف سے ہیں۔([71])

حاصل و تقسیم کے عنوان کے تحت مصنف سورت کا خلاصہ ذکر کرتا ہے، کہ یہ سورت مضامین کے لحاظ سے کتنے ابواب میں تقسیم ہے اور اس میں کون کون سے مضامین ذکر ہے، مثلا سورہ حجر کے متعلق لکھتے ہے کہ اس سورت میں تین ابواب ہے: پہلا باب آیت 1تا10 تک، جس میں ترغیب، تخویف للمنکرین، منکرین رسالت کو زجر، تخویف دنیوی، زجر بالاستہزا اور معجزات سے انکار پر زجر ہے۔دوسرا باب جو آیت 16 سے 50 تک ہے۔اس میں عقلی دلائل، دعویٰ مع واقعات، تخویف اخروی اور بشارت ذکر ہے۔تیسرا باب آیت 51 سے آخر تک، جس میں اقوام خمسہ مکذبہ کا ذکر، استہزاء کرنے والوں کے عذاب کا تذکرہ اور نبی کریم ﷺ کو تسلی اور تشجیع ذکر ہے۔([72])

مصنف ہر سورت کے آخر میں سورت کے امتیازات ذکر کرتے ہے، یعنی سورتیں تو سارے مکرم و معزز ہے، لیکن بعض سورتیں کچھ مضامین

اور واقعات کی بنا بعض سورتوں سے مختلف ہوتی ہے۔اس لئے مصنف کا منہج یہ ہے کہ وہ ہر سورت کے اختتام پر امتیازات ذکر کرتے ہے، مثلا سورہ اسراء کے امیتازات میں لکھتے ہے کہ یہ سورت ممتاز ہے دو وجوہات کی بناپر، اول: رسول اللہ ﷺ کے اکثر مصائب کا تذکرہ اس میں موجود ہے دوم آپ ﷺ کی ہجرت اور دعا کا تذکرہ اس سورت میں ذکر ہے۔(73)اس طرح سورہ النور ممتاز ہے واقعہ افک کے تذکرہ، براءت عائشہؓ، مومنین اور مشرکین کے لئے خاص مثالوں کے تذکرہ سے۔(74)

فن تفسیر اور نظم قرآن کے حوالہ سے یہ کتاب انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے محمد طاہر، غلام اللہ خان، عبدالسلام رستمی، محمد افضل خان اور ولی اللہ کابل گرامی کے طرز اور منہج کو اختیار کیا ہے۔ان تمام مشائخ کی منہج کی خوبیاں اس تصنیف میں جمع ہے۔کتاب اللہ کی تفسیر چونکہ ایک مشکل کام ہے لیکن مفتی محمد آیاز نے جلیل القدر مفسرین سے استفادہ کرکے خلاصۃ القرآن الکریم کو چار چاند لگادی ہے۔مذکورہ کتاب پشتو زبان میں قرآن کریم کا مختصر، جامع اور عام فہم خلاصہ پیش کرتا ہے۔جس کے ذریعے آسانی کے ساتھ قرآن کی تفسیر اور فہم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ بحث:(Summary)

برصغیر کی دیگر اقوام کی طرح پشتون قوم نے علوم اسلامیہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دی ہیں، خصوصا تفسیر اور تفسیر کے مبادی علوم میں پشتون علماء نے قابل قدر کام کیا ہیں۔اس تحقیقی مضمون میں نظم قرآن پر بطور نمونہ پانچ منتخب پشتو کتب(الدررالمنظومات فی ربط السور والایات، مخ القرآن فی ربط السور والامتیازات من الفرقان، التقاط الدرر فی لمن شاءان یتذکراویتدبر، نثر المرجان من مشکلات القرآن، خلاصۃ القرآن ومختصر اصول تفسیر)کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا۔ان کتب کا مختلف جہتوں سے جائزہ لے کر ان کے خصوصیات اور مناہج کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی، تاکہ پشتودان طبقہ ان کتب کے محاسن سے مستفید ہوسکیں۔اس موضوع پر مزید تحقیقی کام ہوسکتا ہے، اور مستقبل کے محققین کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔

حوالہ جات(References)

1 ۔سورۃ بنی اسرائیل:88

1)Surah Bani Israil:88

2 ۔عثمانی، محمد تقی، آسان ترجمہ قرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 2011ء، سورۃ بنی اسرائیل:88

2)Usmani,Muhammad Taqi,Asan Tarjuma Quran,Maktaba Maarif Ul Quran Karachi,2011

3۔السیوطیؒ، جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبہ مصطفی، قاہرہ۔مصر، 1370ھ/1951ء ج1، ص60

3)Al Suyoti,Jalal ul Din Abdurhman Bin Abubakar ,Al Itqan fi Uolum ul Quran,Maktaba Mustafa,Qahira,Egpt,1951,Vol1,pag60

4۔عبدالحفیظ، مصباح اللغات، مکتبۃ المیزان لاہور، 1425ھ/2004ء، ج1، ص878

4)Abdul Hafez,Misbahullugaat,Maktaba Al Mezan Lahor,2004,V1,pg878

5۔ زبیدی، محمد بن محمد بن عبدالراق،تاج العروس من جواہر القاموس، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت،1408ھ/1988ء ج،1، فصل النون

5)Zubaidi,Muhammad Bin Muhammad bin Abdurazaaq ,Tajuluoroos Min Jawahirul Qamos,Maktabtul Hayat,Biroot,1988,V1,Faslunoon

6 ۔ابن العربی،ابو بکر، محمد بن عبداللہ، قاضی، سراج المریدین، مکتبہ دار التراث،1409ھ/1989ء، ص144

6)Ibnul Arabi,Abubakr,Muhammd Bin Abdullah,Qazi,Sirajulmuridin,Maktaba Dar Alturaas,1989,pg144

7 ۔الاتقان فی علوم القرآن، ج2ص108

7) Al Itqan fi UolumulQuran,V2,pg108

8 ۔سورۃ الفاتحۃ 7:1

8)Suarh AL.Fatiha:1-7

9 ۔سورۃ الاعراف 26:7

9)Surah Al-Aaraf:7-26

10۔زرکشی،ابوعبداللہ،بدرالدین، محمد بن بہادر، البرہان فی علوم القرآن، دارالمعرفۃ بیروت 1391ھ/1971ء، ج1، ص36

10)Zarkashi,Abu Abdullah,Badrudin,Muhammad Bin Bahadur,Al Burhan Fi Uolumul Quran,Dar Almarifa,Biroot,1971,V1,pg36

11۔ کلینی،ابو جعفر محمد بن یعقوب،اصول الکافی،دار الکتب الاسلامیۃ، تہران،1388ھ/1968ء، ج1، ص51

11)Kalini,Abujaafar,MuhammadBinYaqoob,Usolalkafi,DarulKutob,Alislamia,Tahran,1968,V1,pg51

12۔الاتقان فی علوم القرآن، ج1، ص350

12) Al Itqan Fi UolumulQuran,V1,pg350

13۔ مسلم، مصطفی، مباحث فی تفسیر الموضوعی، مکتبہ دار القلم، بیروت،1426ھ/2005ء، ص60

13)Muslim,Mustafa,Mabahis Fi Tafsir Ul Maozoee,Makataba Dar ul Qalam,Biroot, 2005,pg60

14۔انس نضر، حافظ، حمید الدین فراہی اور جمہور کے اصول تفسیر، س-ن، ص226

14)Anas Nazar,Hafiz,Hamedudin Farahi Owr Jamhor ky Usole Tafser,pg226

15 ۔ بھٹی، محمد اسحاق، مولانا، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، مکتبہ دار النوادر، لاہور سن اشاعت1426ھ/2005ء ص318

15)Bhatti,Muhammad Ishaq,Mulna,Barisager ky Ahle Hadies Kuddm-e-Quran,Dar ul Nuwarid, Lahor, 2005, pg318

16 ۔رستمی، سید عبدالسلام بن عبدالرؤف، الدرر المنظومات فی ربط السور والایات، دار التفسیر جامعہ عربیہ پشاور،1429ھ/2008ء، ص11

16) Rustami,Abdulsalam,Al durrul Manzomat Fi Rabtuo sowar wal Ayat ,Maktaba Darutafseer Jamia Arbia Peshawar,2008,pg:11

17 ۔ایضا، ص140

17) IBID,pg:140

18۔ایضا، ص96

18) IBID,pg:96

19۔ایضا، ص42

19)IBID,pg:42

20۔ایضا، ص248

20) IBID,pg:248

[21] ۔ایضا،ص100

21) IBID,pg:100

[22] ۔ایضا،ص11

22) IBID,pg:11

[23]۔ایضا،ص34

23) IBID,pg:34

[24]۔ایضا،ص201

24) IBID,pg:201

[25]۔ایضا،ص99

25) IBID,pg:99

[26]۔ایضا،ص146

26) IBID,pg:146

[27] ۔ایضا،ص98

27) IBID,pg:98

[28] ۔ مختار، حبیب اللہ، مولانا، چمنستان اشاعت التوحید والسنہ ،اشاعت اکیڈمی، قصہ خوانی بازار پشاور، 1428ھ/2007ء، ص199

28) Mukhtar,Habibullha,Mulana,Chmanistan Ishaatutwheed wa Sunnah,Ishaat Academy,Qissa khwani Peshawar, 2007,pg:199

[29] ۔ طاہری، ابوالیمان، محمد طیب، مخ القرآن فی ربط السور والا متیازات من الفرقان، مکتبۃ الیمان، صوابی، پاکستان، 1434ھ/2013ء ص4

29)Tahiri,Abu Al yaman,Muh Taieb,Mukh Ul Quran Fi Rabtusuwar wal Imtiyazat Min Al Furqan, Maktaba al yaman,Swabi,Pak,2013,pg:4

[30] ۔ایضا،ص98

30) IBID,pg:98

[31] ۔ایضا

31)IBID

[32]۔ سورۃ الفاتحہ:1-5

32)Surah Al-Fatiha:1-5

[33] ۔سورۃ البقرہ:2

33)Surah Al-Baqra:2

[34]۔مخ القرآن فی ربط السور والا متیازات من الفرقان، ص5-6

34) Mukh Ul Quran Fi Rabtu suwar wal Imtiyazat Min Al Furqan, pg:5-6

[35] ۔ایضا،ص40

35) IBID,pg:40

[36] ۔ایضا،ص34

36) IBID,pg:34

[37] ۔ایضا،ص30

37) IBID,pg:30

38 ۔ مختار، حبیب اللہ، مولانا، چمنستان اشاعت التوحید والسنہ، ص220

38) Mulana,Chmanistan Ishaatutwheed wa Sunnah,pg:220

39۔ بادشاہ، ابو نعمت اللہ، محمد یار بادشاہ، التقاط الدرر فی ربط الایات والسور، نور اللہ کتوزئی پر نٹر پشاور، 1430ھ/2009ء، ص90

39)Badshah,Abu Nimatullah,Muhammad Yarr Badshah, Itqatt Aldurur Fi Rabtul Ayat wal suwar,Nor allah,Katozai,Peshawar,2009,pg:90

40۔ ایضا، ص171

40) IBID,pg:171

41۔ ایضا، ص201

41) IBID,pg:201

42۔ ایضا، ص229

42) IBID,pg:229

43۔ عثمانی، محمد شفیعؒ، مفتی اعظم پاکستان، معارف القران، ادارۃ المعارف کراچی، 1437ھ/2016ء، ج1، ص26

43)Usmani,Muhammad Shafi,Mufti Azam Pakistan,Maariful Quran,Idaraf Al Maarif Karachi, 2016, V1, pg:26

44۔ التقاط الدرر فی ربط الایات والسور، ص73-78

44) Itqatt Aldurur Fi Rabtul Ayat wal Suwar,pg:73-78

45۔ ایضا، ص133-150

45) IBID,pg:133-150

46۔ سنن الدارمی، ج4، رقم2135، التقاط الدرر فی ربط الایات والسور، ص6

46)Sunan Al Darmi,V4,No2135, Itqatt Aldurur Fi Rabtul Ayat wal Suwar,pg:6

47۔ زرکشی، البرھان، جلد1، ص256

47)Zarkashi,Al-Burhan,V1,pg:256

48۔ بالتقاط الدرر فی ربط الایات والسور، ص33

48) Itqatt Aldurur Fi Rabtul Ayat wal Suwar,pg:33

49 ۔ سورۃ الزمر:2

49)Surah Al-zumor:2

50 ۔ سورۃ الغافر:14

50)Surah Al-Gafir:14

51۔ التقاط الدرر فی ربط الایات والسور، ص113

51) Itqatt Aldurur Fi Rabtul Ayat wal Suwar,pg:113

52 ۔ ایضا، 120

52) IBID,pg:120

53۔ ایضا، ص26

53) IBID,pg:26

54۔ ایضا، ص54

54) IBID,pg:54

55 ۔ایضا،215

55) IBID,pg:215

56 ۔ محمد قاسم، مولانا، تذکرہ علماء خیبر پختونخوا، دار القرآن والسنۃ، سلطان آباد، ادینہ، صوابی، سن اشاعت، 1436ھ/2015ء، ص99، مختار، حبیب اللہ، مولانا، چمنستان اشاعت التوحید والسنہ، ص118

56) Muhammad Qasim,Tazkira Ulema Khyber pukhtonkhwa,Dar ul Quran wal Sunnah, Swabi, 2015, pg:،99, Mulana,Chmanistan Ishaatutwheed wa Sunnah,pg118

57 ۔ شیخ شاہ پور، محمد افضل خان، نثر المرجان من مشکلات القرآن، مکتبہ افضلیہ شاہ پور سوات، س۔ن، ص361

57)Shikh Shahpur,Muh Afzal Khan,Nasrul Marjan min Mushkilatul Quran,Maktab Afzalia,Swat,pg:361

58 ۔ سورۃ المؤمنون:63

58)Surah Al-Muminon:63

59 ۔ نثر المرجان من مشکلات القرآن، ص327

59) Nasrul Marjan Min Mushkilatul Quran,pg:327

60 ۔ ایضا، ص304

60) IBID,pg:304

61 ۔ سورۃ البقرۃ:187

61)Surah AL-Baqra:187

62 ۔ نثر المرجان من مشکلات القرآن، ص105

62) Nasrul Marjan Min Mushkilatul Quran,pg:105

63 ۔ سورۃ البقرہ:184

63)Surah AL-Baqra:184

64 ۔ نثر المرجان من مشکلات القرآن، ص103

64) Nasrul Marjan min Mushkilatul Quran,pg:103

65۔ انٹرویو، بمقام دار العلوم تعلیم القرآن جار، باجوڑ، 20فروری2019ء بوقت 04:00عصر

65)Interview,At Dar ul Uolum TaleemulQuran Jaar,Bajawar,20-02-2019

66 ۔ مفتی، محمد آیاز، اصول التفسیر وخلاصتہ القرآن، اشاعت اکیڈیمی پشاور، 2003ء، ص44

66)Mufti Muhammad Ayaz,Usoo lu Tafsir wa Khulasatulquran,Ishaat Academy,Peshawar,2003,pg:44

67 ۔ ایضا، ص46

67) IBID,pg:46

68 ۔ ایضا، ص47

68) IBID,pg:47

69 ۔ ایضا، ص50

69) IBID,pg:50

70 ۔ ایضا، ص51

70) IBID,pg:51

71 ۔ ایضا، ص55

71) IBID,pg:55

[72] ۔ایضا، ص59

72) IBID,pg:59

[73] ۔ایضا، ص61

73) IBID,pg:61

[74] ۔ایضا، ص68

74) IBID,pg:68